117800-کیا خاوند اور بیوی کسی غیر اسلامی ملک میں رہنے کے لیے کاغذی طلاق کا دعوی کر سکتے ہیں ؟

سوال

میری سہیلی اور اس کا خاوند ایک غیر اسلامی ملک میں رہتے ہیں، میری سہیلی اپنے پاسپورٹ سے خاوند کا نام ختم کروا کر اپنے والد کا نام درج کروانا چاہتی ہے، اس کے پیچھے اس غیر اسلامی ملک کے توثیقی اغراض ہیں، میری سہیلی اور اس کا خاوند دونوں ہی پاکستانی ہیں، لیکن حکومت پاکستان کا قانون ہے کہ خاوند کا نام پاسپورٹ سے اسی صورت میں ختم ہو سکتا ہے جب عورت مطلقہ یا پھر بیوہ ہو.

اور طلاق واقع ہونے کے لیے کاغذی طور پر لکھ کر دینا ضروری ہے، اور پھر قانونی طور پر طلاق اس وقت مکمل ہوگی جب عدت کے تین ماہ گزر جائیں، اور اس کے بعد پاسپورٹ سے خاوند کا نام ختم کیا جا سکتا ہے، اب میرا سوال یہ ہے کہ :

جب اپنی سہیلی کے قائم مقام بن میں پاکستان میں کاغذی طور پر طلاق پیش کروں (کیونکہ میں پاکستان میں رہتی ہوں) میری سہیلی پاکستان میں نہیں ہے، اور یہ کام میں اپنی سہیلی کے مطالبہ پر کروں، تو کیا شریعت اسلامیہ میں میری سہیلی کی طلاق واقع ہو جائیگی ؟

برائے مہربانی یہ مد نظر رکھیں کہ نہ تو خاوند کی نیت طلاق دینا ہے، اور نہ ہی بیوی کی نیت طلاق حاصل کرنا ہے، لیکن کچھ سرکاری کاغذات کے لیے پاسپورٹ سے خاوند کا نام ختم کروانا پڑتا ہے.

پسندیدہ جواب

اول :

ہمیں تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ
خاندان اپنے کاغذات میں تبدیلی اس لیے کرانا چاہتا ہے کہ وہ اس غیر اسلامی ملک میں
رہائش اختیار کر سکے، اور وہ اس کے لیے ایسا کام کرنا چاہتا ہے ہیں جو شرعی طور پر
جائز نہیں، اور پھر وہ طریقہ بھی ایسا اختیار کرنا چاہتے ہیں جو ناجائز ہے.

کفریہ ملک میں رہنے کا مسئلہ ہم کئی
ایک سوالات کے جوابات میں بیان کر چکے ہیں کہ اس میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی
ہیں، اور پھر اصل میں غیر اسلامی ملک میں رہائش اختیار کرنا حرام ہے، آپ تفصیل جاننے
کے لیے سوال نمبر (11793) اور (
14235) اور (

27211) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر جس سبب کے لیے وہ کاغذات میں ہیر پھیر کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے جھوٹ اور دھوکہ دینا حلال نہیں، اور جو شخص بھی کفریہ ملک میں رہنا چاہتا ہے غالبا وہ ملازمت اور دنیا کے حصول کے لیے ہوتا ہے، اور پھر بہت ہی جلد ان شہریت حاصل کر کے ان کے معاشرہ میں گھل مل جاتا ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے.

اس لیے بہن نے یہاں جن اعمال کے متعلق دریافت کیا ہے وہ حرام ہیں اور اس کے لیے ان کا ارتکاب جائز نہیں، اس کے کئی ایک اسباب ہیں :

1 اس فعل سے غیر مسلم ملک میں رہائش اختیار کی جائیگی اور یہ اقامت حرام ہے.

2 یہ ایک قسم کا جھوٹ اور دھوکہ و جعل سازی ہے، اور حقیقت کے خلاف ظاہر کرنا ہے، حالانکہ مسلمان شخص کو تو اپنے اقوال وافعال میں جھوٹ وکذب بیانی سے اجتناب کرتے ہوئے سچائی اختیار کرنی چاہیے.

یہ عمل طلاق کے ساتھ ایک طرح کا کھلواڑ ہوگا، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق کرنے منع کرتے ہوئے طلاق کی آیات میں فرمایا :

.{اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو اب انہیں اچھی طرح بساؤ یا بھلائی کے ساتھ الگ کر دو، اور انہیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم وزیادتی کے لیے نہ روکو، جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا، تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ، اور اللہ کا جو تم پر احسان ہے اسے یاد کرو، اور جو کچھ کتاب وحکمت اس نے نازل فرمائی ہے جس سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے، اسے بھی اور اسے بھی اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالی ہر چیز کو جانتا ہے}.البقرۃ(231).

قرطبی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں
لکھتے ہیں :

قولہ تعالی :

اور تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل
مت بناؤ"

اس کا معنی یہ ہے کہ : تم اللہ سبحانہ
وتعالی کے احکام کو مذاق کی راہ مت بناؤ، کیونکہ یہ سب احکام حقیقت ہیں، اس لیے جس
نے بھی اس میں مذاق کیا تو وہ اس کو لازم ہو جائیگا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ :

دور جاہلیت میں ایک شخص طلاق دیتا
اور کہتا میں تو بطور کھیل طلاق دے رہا تھا، اور غلام آزاد کرتا اور نکاح کرتا تو
کہتا میں کھیل رہا تھا، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی " انتہی

دیکھیں : تفسیر قرطبی (156/3).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (
103432) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .